© rasailojaraid.com

علوم طبیعی کی اہمیت

قرآن کی نظر میں

علم شرعی و علم طبیعی قرآن حکیم کی نظر میں علم ایک وحدت ہے جس کے دو بازو ہیں ایک دین و شریعت اور دوسرے فطرت و طبیعت۔ چنانچہ ان دونوں علوم کو وہ "علم" ہی سے تعبیر کرتا ہے اور ان دونوں کے امور و مسائل کو وہ علم ہی سے متعلق قرار دیتا ہے ان دونوں کی اہمیت اس طرح ہے کہ ایک کا تعلق نظریہ سے ہے اور دوسرے کا عمل سے۔ چنانچہ علم طبیعی یا اشیائے عالم سے متعلق علم سے ہمارے فکر و نظر کی اصلاح ہوتی ہے تو علم شریعت سے ہمارا عملی سدھار ہوتا ہے۔ اس طرح ہمارے فکر و عمل کی درستی کے لئے ان دونوں کا وجود از بس ضروری ہے کیونکہ جب تک فکر و نظر کی اصلاح نہ ہو کوئی شخص عمل کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتا دنیا کے قدیم و جدید تمام فلسفے فکر و نظر ہی سے بحث کرتے ہیں لہذا فلسفیانہ نقطۂ نظر سے انسان کے فکر و نظر کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ اسی وجہ سے دین سماوی کے آخری صحیفے یعنی قرآن مجید میں حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے ان دونوں علموں کے برابر جگہ دی گئی ہے۔ کیونکہ وہ دین ابدی نہیں ہو سکتا جو حقائق و واقعات سے چشم پوشی کرے اور مردہ مذاہب و ادیان کی طرح محض تحکمانہ طریقے سے یا ڈنڈے کے زور پر لوگوں کو حکم ماننے پر مجبور کرے۔

اسلام کی دعوت سائنٹفک طریقے سے اسلام چونکہ ایک فطری و عقلی دین ہے اس لئے وہ اپنی دعوت بھی فطری اور سائنٹفک طریقے سے پیش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے صحیفے میں ہر قسم کے عقلی و منطقی اور سائنٹیفک دلائل کو بھی بڑی فراخ دلی کے ساتھ جگہ دی ہے تاکہ نوع انسانی اس کے معقول اور حکیمانہ رویہ سے متاثر ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو سکے۔ چنانچہ اس کتاب حکمت میں جس قدر بھی عقلی و منطقی اور سائنٹیفک دلائل و شواہد ممکن ہو سکتے تھے وہ سب جگہ جگہ اسلوب بدل بدل کر سمو دیئے گئے ہیں۔ تاکہ مؤثر طریقے سے انسان کے قلب و دماغ کو اپیل کر سکیں اور اس کے رویّہ میں تبدیلی لاکر اسے اطاعت الٰہی پر مجبور کر سکیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس اعتبار سے قرآن حکیم دنیائے علم میں اپنی نوعیت کا واحد صحیفہ ہے جس میں جدید سے جدید تر ہر قسم کے دلائل مل سکتے ہیں۔ خواہ انسان علمی اعتبار سے کتنی ہی ترقی کیوں نہ کرلے اس لئے کہ وہ ایک ایسی ہستی کی جانب سے نازل کردہ ہے جس کا علم ماضی، حال اور مستقبل تمام ادوار پر محیط ہے اور جس کی نظروں سے کائنات مادی کی ایک حقیر سے حقیر شے اور ایک تنکہ تک غائب نہیں۔ لہذا اس کی جدت ہمیشہ برقرار رہے گی اور اس پر کہنگی کی پرچھائیاں کبھی نہیں پڑ سکیں گی۔ بلکہ وہ ہر دور کے لئے نامۂ ہدایت اور اسباق و بصائر کا مجموعہ رہے گا۔

علم قرآن کی نظر میں الغرض اس موقعہ پر یہ دکھانا مقصود ہے کہ علم سے مراد محض علم دین یا علم شریعت ہی نہیں بلکہ علم طبیعی یا تکوینی بھی ہو سکتا ہے جس کو جدید اصطلاح میں سائنس کہتے ہیں۔ اور ان دونوں ہی علوم کو قرآن حکیم نے پوری صراحت کے ساتھ متعدد آیات میں "علم" ہی کے نام سے موسوم کیا ہے لہذا جب خود خدائے حکیم و خبیر اس کا فتویٰ دے دے تو پھر ہمارے لئے بے چون و چرا اس حقیقت کو مان لینے کے سوا اور کیا چارہ رہ جاتا ہے! ظاہر ہے کہ اس صورت میں گریز و فرار کی تمام راہیں مسدود ہو جاتی ہیں لہذا آیئے دیکھیں کہ قرآن حکیم اس سلسلے میں کیا کہتا ہے اور کتنے حیرت انگیز انکشافات کرتا ہے۔

اہل علم کون ہیں؟ قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل علم کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ وہ لوگ جو شرعی امور کا علم رکھتے ہیں اور ان میں غور و خوض کرکے دین و شریعت کی حکمتوں اور ان کی مصلحتوں کا پتہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۲۔ وہ لوگ جو مظاہر کائنات (اشیائے عالم) اور ان کے نظاموں میں غور و فکر کرکے اسرار ربوبیت یا خدائی دلائل کا کھوج لگانے میں مصروف رہتے ہیں۔

چنانچہ گروہ اول کے بارے میں ارشاد ہے۔

وَتِلْكَ حدود الله يبينها لقوم يعلمون (بقرہ ۲۳۰)

اور یہ کہ اللہ کی حدیں ہیں جن کو علم والوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے۔

یہ آیت کریمہ احکام طلاق کے سلسلے میں وارد ہوئی ہے اور اس موقع پر اللہ تعالیٰ اہل علم کی تعریف کرتے ہوئے انہیں عقلی اعتبار سے احکام طلاق کی حکمت و مصلحت معلوم کرنے پر ابھار رہا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے احکام میں دراصل عقلی خوبیاں موجود ہیں۔ جن کو دریافت کرنا اہل علم کا کام ہے یہ قرآن مجید کا عام انداز بیان ہے۔ چنانچہ احکام شریعت کی عقلی علتیں اور مصلحتیں معلوم کرنے کے بارے میں چند مزید آیات ملاحظہ ہوں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يسئلونك عن الخمر والميسر ط قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس واثمهما اكبر من نفعهما ويسئلونك ماذا ينفقون ۵ قل العفو كذلك يبين الله لكم الأيت لعلكم تتفكرون ۵
(بقرہ ۲۱۹)

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں (مگر) ان کا گناہ نفع سے زیادہ ہے اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجئے کہ جو زائد ہو وہ خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

وللمطلقت متاع بالمعروف ط حقا على المتقين۔ كذلك يبين الله لكم أيته لعلكم تعقلون ۵ (بقرہ ۲۴۱، ۲۴۲)

اور طلاق والیوں کو معروف طریقے سے تحفہ ملے گا۔ یہ لازم ہے پرہیزگاروں کے لئے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے بیان کرتا ہے تاکہ تم (اس چیز کی حکمت کو اچھی طرح) سمجھ لو

قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده والطيبت من الرزق ۵ قل هي للذين امنوا في الحيوة الدنيا خالصة يوم القيمة ط كذلك نفصل الأيت لقوم يعلمون۔
(اعراف ۳۲)

کہہ دیجئے کہ اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہے؟ اور کس نے کھانے کی ستھری چیزیں حرام کیں؟ کہہ دیجئے کہ دنیا کی زندگی میں یہ چیزیں اصل میں ایمان والوں کے لئے ہیں جو قیامت کے دن انہیں کے لئے خاص ہوں گی اسی طرح ہم اپنے احکام علم رکھنے والوں کے لئے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

ان مشرکین کے بارے میں ارشاد ہے۔ جو ہمیشہ مسلمانوں کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے ان کے دشمن شمار ہوا کرتے تھے لیکن اگر وہ تائب ہو کر اسلام میں داخل ہو جائیں تو دفعتاً احکام بدل جائیں گے یعنی بجائے دشمن کے بھائی بن جائیں گے۔

فان تابوا واقاموا الصلوة واتوا الزكوة فاخوانكم في الدين ط

اگر وہ توبہ کر کے نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وتفصل الآیات لقوم یعلمون ۰ (توبہ ۱۱)

جاننے والوں کے لئے احکام کھول کر بیان کرتے ہیں۔

اندر سورۂ نور میں جہاں پر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رض کے بارے میں ایک تہمت اور جھوٹے الزام کا قصہ مذکور ہے اس میں مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتے ہوئے کہ بلا تحقیق کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا گناہ ہے ارشاد ہوتا ہے۔

ویبین اللہ لکم الآیات ط واللہ علیم حکیم ۰ (نور ۱۸)

اور اللہ تمہارے لئے احکام کی وضاحت کرتا ہے اور اللہ بڑا ہی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

ان آیات کے ملاحظہ سے اس حقیقت پر روشنی پڑجاتی ہے کہ خالص شرعی قسم کے احکام میں بھی غور و فکر کرنا اور ان کی عقلی حکمتیں معلوم کرنا ضروری ہے اس سے دین و شریعت میں عقل کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام عقل کو استعمال نہ کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے اس کو پروان چڑھانے پر ابھارتا اور اس کی ستائش کرتا ہے اور اس اعتبار سے اسلام ایک عقلی و فطری مذہب ہے جو حقیقت پسندی سے کام لیتا ہے۔

اشیائے عالم میں غور و فکر اور اگروہ ثانی یعنی وہ لوگ جو اشیائے عالم (جمادات، نباتات، حیوانات اور افلاک) کے نظاموں میں غور و فکر کر کے خدا کی توحید، اس کی ربوبیت، اس کی حکمتوں اور مصلحتوں کا پتہ چلاتے ہیں ان کو بھی اہل علم قرار دیا گیا ہے۔

ان اللہ فالق الحب والنوی ط یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی ط ذلکم اللہ فانی تؤفکون فالق الاصباح ج وجعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ط ذلک تقدیر العزیز العلیم و ھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا فی ظلمت البر والبحر قد فصلنا الآیت لقوم یعلمون ۰

اللہ ہی (زمین کے اندر) دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے جو مردہ چیز سے زندہ چیز (پروٹوپلازم) اور زندہ چیز سے مردہ چیز نکالتا ہے یہی اللہ ہے پس تم کہاں بہکے جا رہے ہو؟ وہی صبح کو (رات کے اندھیرے سے) پھاڑ کر نکالتا ہے اور اس نے سکون کے لئے رات بنائی۔ اسی نے آفتاب و ماہتاب (کی گردش) کا حساب مقرر کیا ہے یہ سب خدائے غالب و ہمہ دان کا مقرر کیا ہوا قانون ہے اور اسی نے تمہارے لئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(سورہ انعام ۹۵تا۹۷)

ستارے بنائے ہیں تاکہ تم ان کے ذریعہ بیابان اور سمندر کے اندھیروں میں راستہ معلوم کرسکو ہم نے جاننے والوں کے لئے اپنی نشانیاں کھول کر بیان کردی ہیں۔

ان آیات میں چاند اور سورج کے مقررہ حساب کے تحت گردش کرنے کا جو اجمالی تذکرہ ہے اس کی تفصیل ایک دوسرے موقع پر بیان کرتے ہوئے اہل علم کو ان کے نظاموں کا مفصل مطالعہ کرنے کی ترغیب اس طرح دی گئی ہے

هو الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نورًا وقدره منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ط ما خلق الله ذٰلك الا بالحق ج یفصل الآیٰت لقومٍ یعلمون ○ (یونس ۵)

وہی ہے جس نے سورج کو چمکدار اور چاند کو منور بنایا۔ اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب جان سکو۔ یہ سب کچھ اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی نشانیاں جاننے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔

حسب ذیل آیات میں مکڑی کے کمزور گھروندے کی مثال ان لوگوں پر چسپاں کی گئی ہے جو خدا کی خدائی میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں اور مشرکین کی بدعقیدگی کو مکڑی کے جالے سے تشبیہہ دیتے ہوئے اہل علم کو ان دونوں کے درمیان مشابہت دریافت کرنے پر ابھارا گیا ہے۔

مثل الذین اتخذوا من دون الله اولیاء کمثل العنکبوت ج اتخذت بیتًا ط و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت م لو کانوا یعلمون - ان الله یعلم ما یدعون من دونه من شیءٍ ط و هو العزیز الحکیم و تلك الامثال نضربها للناس ج وما یعقلها الا العٰلمون ○

(عنکبوت ۴۱،۴۳)

ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا دوسرے حامی بنا رکھے ہیں مکڑی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا مگر سب سے کمزور ترین گھر مکڑی ہی کا ہے۔ کاش وہ اس حقیقت کو جانتے! اللہ تو ان سب چیزوں (کی حقیقت اور کمزوری) کو خوب جانتا ہے جن کو وہ لوگ پوج رہے ہیں اللہ زبردست اور حکمت والا ہے (جب کہ معبودان باطل نہایت درجہ کمزور اور ضعیف ہیں) اور ہم ان مثالوں کو لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے بیان کرتے ہیں مگر ان کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو علم والے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان آیات میں "علم" کے ساتھ "عقل" کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم اور عقل کے درمیان خصوصی ربط و تعلق ہے جو اس میدان میں بصیرت حاصل کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

اسی طرح قرآن حکیم کی نظر میں اہل علم وہ لوگ ہیں جو زمین اور اجرام سماوی کی تخلیق و آفرینش اور نوع انسانی کی زبانوں اور رنگتوں کے اختلاف اور ان کی بوقلمونی میں غور و خوض کر کے وجود باری کے نشانات اور علمی دلائل تلاش کرتے ہوں۔

و من اٰیٰتہ خلق السمٰوٰت والارض واختلاف السنتکم و الوانکم ط ان فی ذٰلک لاٰیٰتٍ للعٰلمین - (روم ۲۲)	اور اس کی نشانیوں میں سے ہے زمین اور اجرام سماوی کو پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کو مختلف بنانا یقیناً اس میں عالموں کے لئے وجود باری کے نشانات موجود ہیں۔

اللہ سے ڈرنے والے کون ہیں

علم طبیعی یا علم اشیاء کی اہمیت ملاحظہ ہو کہ قرآن مجید نے اللہ سے ڈرنے والے اہل علم ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو بارش کے نزول، پھل پھول اور ان کے اختلاف رنگ و بو، پہاڑوں کی بوقلمونی۔ انسانوں اور حیوانوں کی گوناگوں رنگتوں اور ان کے احوال و کوائف کے اسرار و اختلافات دریافت کرنے والے ہوں۔

الم تر ان اللہ انزل من السماء ماءً ج فاخرجنا بہ ثمرٰتٍ مختلفاً الوانھا ط و من الجبال جددٌ بیضٌ و حمرٌ مختلفٌ الوانھا و غرابیبُ سودٌ۔ ومن الناس والدواب والانعام مختلفٌ الوانہ کذٰلک ط انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤا ان اللہ عزیز غفور۔ (فاطر ۲۷، ۲۸)	(اے مخاطب!) کیا تو نے مشاہدہ نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس پانی کے ذریعہ رنگ برنگے میوے نکال دئے اور پہاڑ بھی مختلف رنگتوں کے سفید، سرخ اور بہت سیاہ ہوتے ہیں، اسی طرح انسانوں جانوروں اور چوپاؤں کے رنگ بھی طرح طرح کے ہیں۔ اللہ سے اس کے بندوں میں یقیناً علم والے ہی ڈر سکتے ہیں (جو ان مظاہر کے احوال وکوائف سے واقفیت رکھتے ہوں) یقیناً اللہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جو شخص مخلوقات الٰہی اور ان کے اسرار کا علم جس قدر زیادہ گہرائی کے ساتھ حاصل کرے گا خلّاق عالم کا خوف اس کے دل میں اسی قدر زیادہ شدت کے ساتھ موجزن ہو جائے گا کیونکہ خدا کی صحیح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معرفت اس کے اعمال و افعال ہی سے ہو سکتی ہے اور اس کے اعمال و افعال کا حال معلوم کرنے کا واحد ذریعہ اس کی پیدا کردہ اشیاء کا تفصیلی اور باضابطہ مطالعہ ہے اور اس طرح کا منظم مطالعہ آج جدید سائنسی علوم ہی کے بدولت ممکن ہے ۔ لہٰذا اہل اسلام کا فرض ہے کہ وہ قرآن حکیم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ان علوم میں غور و خوض کرکے ان میں موجود شدہ حقائق منظر عام پر لائیں تاکہ ان کے ذریعہ عالم انسانی کی ہدایت عمل میں آ سکے ۔

غرض انسان کے کردار و کیریکٹر کی درستی کے لئے سب سے پہلے اس کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہونا ضروری ہے ورنہ وہ آمادہ عمل نہیں ہو سکتا ۔ اور یہ ایک بالکل نفسیاتی حقیقت ہے گویا خدا کا خوف ایک ایسا کنٹرول ہوتا ہے جو انسان کو اپنے کردار کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔ چونکہ ایک عالم ہی اللہ سے صحیح معنوں میں ڈر سکتا ہے ۔ اس لئے انسان کو سب سے پہلے خدا کی پہچان کا علم حاصل کرنا چاہئے ۔ جو ایک سائنٹیفک حقیقت ہے اور اسی بنا پر قرآن حکیم نے انسان کو مطالعہ کائنات کی دعوت دی ہے اور اس کی تائید اجمالی طور پر بعض روایات سے بھی ہوتی ہے کہ ایک عالم ہی اللہ سے ڈر سکتا ہے اس کے برعکس جو شخص جاہل ہوگا وہ اپنے عمل پہ ناز کرنے والا اور مغرور ہوگا ۔

چنانچہ مسروق سے مروی ہے کہ آدمی کے علم کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہو اور آدمی کے جہل کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر ناز کرتا ہو ۔ (دارمی ۱/۱۰۶)

مجاہد سے مروی ہے کہ فقیہ (سمجھ بوجھ رکھنے والا) وہ شخص ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو (دارمی ۱/۸۹)

حضرت ابن عباسؓ سے حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا مروی ہے جس کے مطابق آپ یوں فرمایا کرتے تھے ۔ اے اللہ! تیری مخلوق میں تجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو تجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو ۔ اور وہ شخص علم سے بالکل بے بہرہ ہے جو تجھ سے ڈرتا نہ ہو ۔ (دارمی ۱/۹۷)

عطا سے مروی ہے ۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا کہ اے میرے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ تجھ سے ڈرنے والا کون ہے ؟ تو ارشاد ہوا کہ وہ شخص جو میرے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہو (دارمی ۱/۱۰۲)

اس طرح ان روایات سے خوف الٰہی اور خشیت الٰہی کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے ۔ بہرحال خوف خدا صحیح معنی میں اس کی پہچان ہی سے ہو سکتی ہے جو ایک عالم پر ہی ظاہر ہو سکتی ہے ۔ اور اس اعتبار سے مطالعہ کائنات کی بہت زیادہ اہمیت ہے ۔

چنانچہ امام غزالیؒ اپنی ایک تصنیف میں تحریر کرتے ہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی مخلوقات و مصنوعات اور اس کے عجائبات میں تفکر کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی جو ایمان و یقین کے استحکام کا باعث بنتی ہے۔ اور اس باب میں متقی لوگوں کے درجے مختلف ہوتے ہیں۔ لہٰذا میں نے یہ کتاب صاحب عقل لوگوں کی راہ نمائی کے لئے تحریر کی ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان حکمتوں اور نعمتوں سے واقف ہوں جن کی طرف کتاب الٰہی میں اشارہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاحب عقل لوگوں کی مکمل ہدایت کی غرض سے اپنی مخلوقات میں غور و خوض کا حکم دیا ہے تاکہ وہ مصنوعات الٰہی کے عجائبات سے آگاہ ہو کر عبرت و بصیرت حاصل کرسکیں۔ جیساکہ ارشاد باری ہے۔

قل انظروا ماذا فی السمٰوٰت	کہہ دیجئے کہ تم لوگ غور سے دیکھو کہ زمین
والارض (یونس ۱۰۱)	اور اجرام سماوی میں کیا کیا چیزیں موجود ہیں۔
وجعلنا من الماء کل شئ	اور پانی ہی سے ہم نے ہر زندہ چیز بنائی ہے
حیّ افلا یومنون (انبیاء ۳۰)	تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

غرض اس قسم کی آیات کے ملاحظہ سے اس بے غبار حقیقت پر روشنی پوری طرح پڑ جاتی ہے کہ اسلام میں جس طرح علم شریعت اہم ہے اسی طرح علم تکوین (نیچر کا علم) بھی بہت زیادہ اہم ہے۔ ورنہ قرآن حکیم جیسے آخری صحیفہ آسمانی میں اس علم کی اس قدر تاکید صراحتہً بیان نہ کی جاتی۔ لہٰذا اس علم کا کسی بھی طرح استخفاف نہیں کیا جاسکتا۔ علم ایک وحدت ہے جس کی تقسیم نہیں کی جاسکتی اور اس کو قدیم و جدید کی اصطلاحوں میں بانٹا نہیں جاسکتا۔ بلکہ اسلام کی نظر میں "اہل علم" وہی ہو سکتے ہیں جو فطرت و شریعت دونوں کے حامل ہوں جیساکہ حسب ذیل آیات کریمہ سے اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔

اِن فی خلق السمٰوٰت والارض	زمین اور آسمانوں کی تخلیق اور دن رات کے ہیر
واختلاف الیل والنہار لاٰیٰت	پھیر میں عقلمندوں کے لئے یقیناً (وجود
لاولی الالباب۔ الذین یذکرون	باری اور اس کی قدرت و ربوبیت کے)
اللہ قیاماً وقعوداً وّ علیٰ	دلائل موجود ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو اللہ
جنوبھم و یتفکرون فی	کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل (ہر حالت
خلق السمٰوٰت والارض ج	میں) کرتے اور زمین و آسمان کی تخلیق میں تفکر
ربّنا ما خلقت ھٰذا باطلاً ج	کرنے رہتے ہیں (اور نتیجے کے طور پر وہ پکار اٹھتے

لـه الحکمۃ فی مخلوقات اللہ ص۱۴ ۔ بیروت ۱۹۷۸ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سبحانک فقنا عذاب النار (آل عمران ۱۹۰-۱۹۱) ہیں کہ) اے ہمارے رب! تونے اس (کائنات) کو بیکار پیدا نہیں کیا ہے بلکہ تو (بلا مقصد تخلیق سے) پاک و مبرا ہے لہذا تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

چنانچہ ان آیات میں پختہ عقل والوں (اولوالالباب) کا خطاب ان دانشمندوں کو عطا کیا جا رہا ہے جو ذکر الٰہی میں مشغول رہ کر (یعنی شریعت مطہرہ پر عمل پیرا رہتے ہوئے) اور مصنوعات الٰہی اور خاص کر تخلیق کائنات اور اس کے مسائل میں غور و خوض کرکے اثبات قیامت کا پتہ لگانے والے ہوں جس کے باعث بطور تصدیق بے اختیار ان کی زبانوں سے یہ الفاظ نکل پڑیں۔

ربنا ما خلقت ھذا باطلا ۔

ظاہر ہے کہ یہ کلمات اہل ایمان ہی کی زبان سے نکل سکتے ہیں کسی ملحد و مادہ پرست سائنس دان کی زبان سے ہرگز نہیں نکل سکتے۔ لہذا اس میں ترغیب ہے ان ایمان والوں کے لئے جو اپنے دین و شریعت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے ہوئے اشیائے عالم سے متعلق علم اور اس کے مسائل سے تعرض کرنے والے ہوں۔ ان صاف و صریح آیات، کے بعد بھی اہل ایمان کا اس میدان میں قدم نہ رکھنا مسلمانوں کی بہت بڑی بدنصیبی نہیں تو پھر کیا ہے۔

علم کے لوازم | علم کے لوازم میں عقل و دانش، فقہ (سمجھ بوجھ) اور فکر و تدبر وغیرہ اوصاف داخل ہیں۔ ان سے علم میں پختگی اور بصیرت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ محض سطحی علم پائیدار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ علم علم ہی نہیں ہے جس میں یہ اوصاف نہ پائے جائیں۔ دیکھئے کلام الٰہی میں ان علمی اوصاف کی کتنی اہمیت ہے!

عقل والے کون ہیں؟ | چنانچہ سب سے پہلے "عقل" کو لیجئے جس کی شرعی امور میں جس قدر اہمیت ہے اسی طرح فطری و طبیعی (نیچرل) امور میں بھی اس کی اہمیت مسلّم ہے۔ چنانچہ عقل سے متعلق بعض شرعی امور و مصالح کا بیان اوپر سورہ بقرہ ۲۴۲،۲۴۲،۱۶۴ میں گذر چکا ہے۔ اور سورۂ نور میں چند گھریلو مسائل کا تذکرہ کرنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ ان مسائل میں عقل رکھنے والے ان خدائی احکام کی حکمت معلوم کر سکتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے

کذالک یبین اللہ لکم الآیٰت لعلکم تعقلون (نور ۶۱) اسی طرح اللہ تمہارے لئے (اپنے) احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

اب رہے طبیعی و فطری امور و مسائل یعنی مظاہر عالم میں ودیعت شدہ امور و اسرار یا خدائی نشانات (آیات اللہ) کو کھوج نکالنے والے، تو ان کو بھی قرآن حکیم "عقل مندوں" کے لقب سے نوازتے ہوئے اعلان کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان فی خلق السمٰوٰت و
الارض واختلاف الیل
والنھار والفلک التی
تجری فی البحر بما ینفع
الناس وما انزل اللہ من
السماء من ماءٍ فاحیا بہ
الارض بعد موتھا وبث
فیھا من کل دابۃ وّ
تصریف الریٰح والسحاب
المسخّر بین السماء و
الارض لاٰیٰت لقوم
یعقلون ہ

(بقرہ ۱۶۴)

زمین اور آسمانوں کی تخلیق میں، دن رات کے
ادل بدل میں، ان کشتیوں میں جو سمندر میں
لوگوں کے لئے نفع بخش سامان لے کر چلتی
ہیں، اس پانی میں جس کو اللہ نے بلندی سے
اتارا، اور اس کے ذریعہ زمین کو زندگی بخشی
جب کہ وہ مردہ حالت میں تھی، پھر اس میں
ہر قسم کے جاندار پھیلا دئے، اور ہواؤں کے
ہیر پھیر میں، اور اس بادل میں جو زمین اور
آسمان کے درمیان مسخر رہتا ہے (غرض
ان تمام مظاہر میں) عقل مندوں کے لئے
یقیناً (بہت سی) نشانیاں (وجود باری اور
اس کی قدرت و ربوبیت کے دلائل) موجود
ہیں۔

یہ قرآن حکیم کی ایک بہت ہی اہم اور جامع آیت ہے جس میں عقل رکھنے والوں کی سند ان لوگوں کو دی جا رہی ہے جو زمین اور اجرام سماوی کے طبیعی امور میں غور و خوض کرتے ہیں۔ دن رات کے ہیر پھیر کا حال دریافت کرتے ہیں سمندری جہازوں اور ان پر لدنے والے سامان تجارت کے فوائد پر نظر ڈالتے ہیں۔ بارش کے اسرار، نباتات کے مظاہر، چوپاؤں کی خلقت اور ان کی سرشت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہواؤں کے ضوابط کا علم حاصل کرتے ہیں بارش اور بادلوں کے نظم و ضبط کا حال دریافت کرتے ہیں۔ غرض ان تمام چیزوں کی حقیقت و ماہیت اور ان کے اسرار و فوائد کا کھوج لگانا جو وجود باری تعالیٰ اور اس کی قدرت و ربوبیت اور اس کے علم ازلی و منصوبہ بندی کی تصدیق و تائید کی غرض سے ہو۔ "عقل و دانش مندی" کی نمایاں خصوصیت ہے۔

اس اجمال کی تفصیلات بعض دیگر مواقع پر اس طرح بیان کی گئی ہیں :۔

ھو الذی انزل من السماء
ماءً لکم منہ شرابٌ و
منہ شجرٌ فیہ تسیمون
ینبت لکم بہ الزرع

وہی (تو تمہارا رب) ہے جس نے تمہارے
لئے اوپر سے پانی برسایا جس کو تم پیتے ہو
اور جس سے درخت اگتے ہیں اور جس میں تم
(اپنے جانوروں کو) چراتے ہو (پھر تمہارا رب)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَ الزیتون والنخیل والاعناب و من کل الثمرات ط انّ فی ذٰلک لاٰیۃً لقوم یتفکرون و سخر لکم الیل والنھار والشمس والقمر ط والنجوم مسخرات بامرہٖ ط ان فی ذٰلک لاٰیٰتٍ لقومٍ یعقلون۔ (نحل ۱۰، ۱۲)

اسی پانی سے تمہارے لئے کھیتیاں (اور خاص کر) زیتون، کھجور اور انگور نیز ہر قسم کے میوے اگاتا ہے۔ اس باب میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یقیناً (ایک بڑی) نشانی موجود ہے اور اسی نے دن رات اور چاند سورج کو تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے اور ستارے بھی اس اسی کے حکم سے (تمہارے کام میں) لگے ہوئے ہیں یقیناً ان امور میں عقل رکھنے والوں کے لئے نشانیاں (ربوبیت کے دلائل) موجود ہیں۔

یوں تو مظاہر کائنات میں ہر جگہ اور ہر طرف خلّاق عالم کا وجود اس کی وحدت اور اس کے جمال و جلال کا بھرپور نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ مگر خاص کر موسم خزاں اور موسم بہار میں حیات ثانی (قیامت) کا بھی ایک واضح ثبوت خود اس عالم رنگ و بو میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ اور جس طرح دنیائے حیوانات میں خاص کر دودھ کا جو حیرت انگیز نظام قائم ہے۔ وہ رب کائنات کا نوع انسانی کے لئے ایک بہت بڑا تحفہ ہے۔ جس کو رب الارباب خون اور گوبر کے درمیان سے اس طرح نکالتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں دودھ جیسے لذیذ اور شیریں مشروب سے خلط ملط نہیں ہو سکتیں۔ حالانکہ یہ نظام اتنا نازک اور حیرت انگیز ہے کہ اگر اس میں ذرا سی بھی چوک ہو جائے تو پھر سارا دودھ یا تو گوبر زدہ ہو جائے گا یا پھر خون آلود (جیسا کہ طب و سائنس کی تحقیق ہے) چنانچہ اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست قدرت کا ایک مظاہرہ قرار دیتے ہوئے اسے نوع انسانی پر ایک احسان قرار دیا ہے اسی طرح مختلف میووں اور پھلوں سے اچھی اچھی مرغوب و من پسند چیزیں (اچار، چٹنی، مربّے اور مشروبات وغیرہ) بنائے جاتے ہیں۔ جو نوع انسانی کے لئے نقاشِ فطرت کے کیف آور تحفے ہیں اور ان تمام مظاہر و موجودات میں دانشمندوں کے لئے یقین پرور اور ایمان افروز دلائل و بصائر رکھ دیئے گئے ہیں یعنی ان دلائل کی تحقیق و تدوین کرنا اہل دانش کا کام ہے جو اپنے دور کے علوم و فنون کو پیش نظر رکھتے ہوئے نوعِ انسانی کے لئے ہدایت و رہنمائی کا سامان بہم پہنچانے والے ہیں۔

واللہ انزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض بعد موتھا ط ان فی ذٰلک لاٰیۃً

اور اللہ نے اوپر سے پانی برسایا، پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیا۔ اس واقعہ میں (غور سے) سننے والوں کے لئے ایک نشانی موجود ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لقومٍ یسمعون ۔ و ان لکم
فی الانعام لعبرۃً ط نسقیکم
مما فی بطونہ من بین
فرثٍ وّ دمٍ لبنًا خالصًا
للشّٰربین ۔ و من ثمرات
النخیل و الاعناب تتخذون
منہ سکرًا و رزقًا حسنًا ط
ان فی ذٰلک لاٰیۃً لقومٍ
یعقلون (نحل ۶۵، ۶۷)

اور تمہارے لئے یقیناً چوپاؤں میں بھی بصیرت
کی ایک چیز موجود ہے (دیکھو) ہم ان کے
پیٹوں میں خون اور گوبر کے درمیان سے
خالص دودھ (نکال کر) تمہیں پلاتے ہیں جو
پینے والوں کے لئے (بڑا) خوشگوار ہوتا ہے
اور (اسی طرح) کھجور اور انگور کے پھلوں
سے بھی تم لوگ نشہ آور اچھی چیزیں بناتے
ہو (جو ہمارے ہی پیدا کردہ ہیں) اس میں عقل
رکھنے والوں کے لئے (واضح) نشانی موجود ہے

ایک دوسرے موقعہ پر شرک کی تردید میں انسان کی فطرت اور اس کے معاشرتی حالات سے متعلق ایک بہترین مثال دیتے ہوئے "اہلِ دانش" کی ہمت افزائی اس طرح کی گئی ہے۔

ضرب لکم مثلاً من انفسکم ط
ھل لکم من ما ملکت ایمانکم
من شرکاء فی ما رزقنٰکم
فانتم فیہ سواءٌ تخافونھم
کخیفتکم انفسکم ط کذالک
نفصل الاٰیٰت لقومٍ
یعقلون ٥
(روم ۲۸)

وہ تمہارے لئے تمہارے ہی احوال کی ایک
مثال بیان کرتا ہے (ذرا دھیان دو) جن لوگوں
کے تم مالک ہو (آقا یا افسر ہونے کی حیثیت سے)
کیا تمہارے مال و متاع میں تم اور وہ (شرکت
کے لحاظ سے) برابر برابر ہیں؟ کیا تم اپنے
غلاموں سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح
اپنوں (برابر والوں) سے ڈرتے ہو؟ اس
طرح ہم عقل والوں کے لئے دلائل کی تفصیل
کرتے ہیں۔

مطلب یہ کہ جب تم اپنے غلاموں کو اپنی ملکیت میں شریک نہیں کر سکتے اور انہیں خاطر میں نہیں لاتے تو پھر اللہ تعالیٰ کے بندوں (غلاموں) کو اس کی بادشاہت میں شریک کس طرح کر سکتے ہو۔ (جاری ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

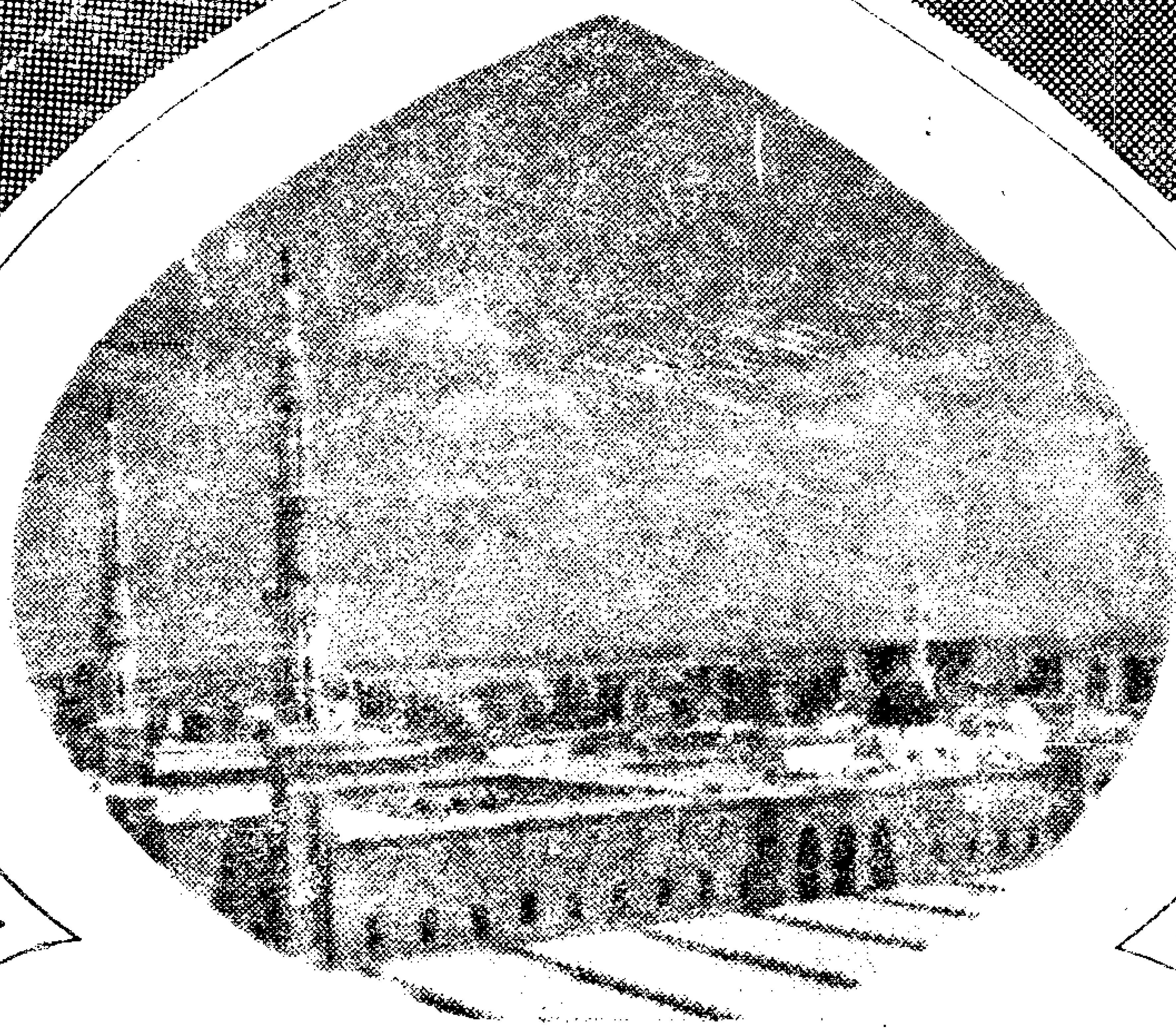

اس کے ماتھے کا پسینہ خشک ہونے بھی نہ پائے
آپ محنت کا صلہ دے دیجئے مزدور کو
کاش ہر آجر کے ہو پیشِ نظر قولِ رسولؐ
حرفِ آخر مان لے دنیا اسی دستور کو

ہو رسولؐ اللہ کا کردار اگر خضرِ حیات
خود ہی آدابِ حیات آجائیں گے جمہور کو

PAKISTAN TOBACCO
PTC
COMPANY LIMITED

TELEGRAMS : PAKTOBAC AKORA KHATTAK
TELEPHONES : NOWSHERA 498 & 5[illegible]

PAKISTAN TOBACCO COMPANY LIMITED
AKORA KHATTAK FACTORY P. O. NOWSHERA
(N. W. F. P. — PAKISTAN)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنی جہاز راں کمپنی

پی این ایس سی

کے

جہاز سے مال بھیجئے

بروقت - محفوظ - باکفایت

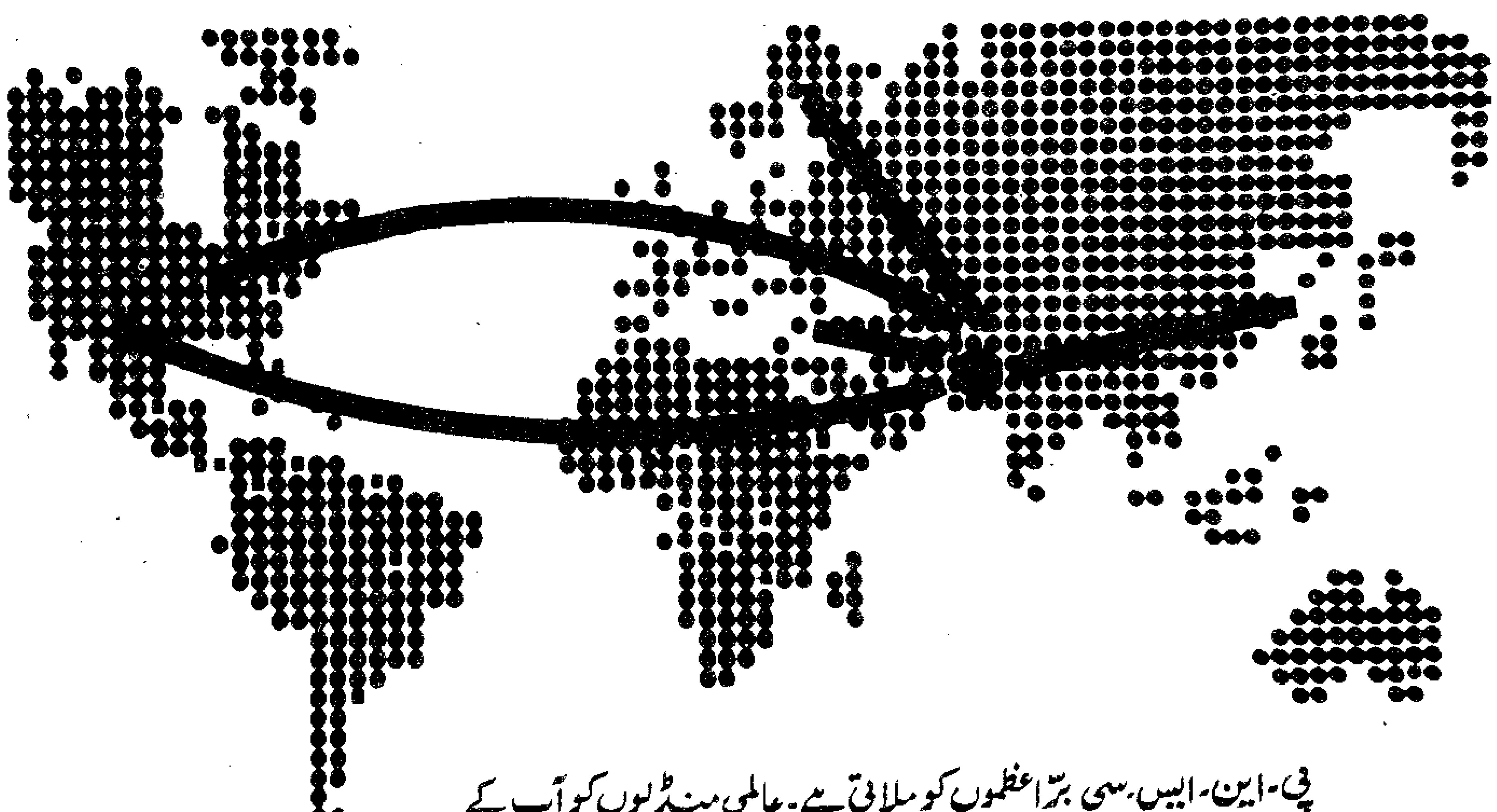

پی۔این۔ایس۔سی برّاعظموں کو ملاتی ہے۔ عالمی منڈیوں کو آپ کے قریب لے آتی ہے۔ آپ کے مال کی بروقت، محفوظ اور باکفایت ترسیل برآمدکنندگان اور درآمدکنندگان، دونوں کے لئے نئے مواقع فراہم کرتی ہے۔
پی۔این۔ایس۔سی قومی پرچم بردار۔ پیشہ ورانہ مہارت کا حامل جہازراں ادارہ، ساتوں سمندروں میں رواں دواں

قومی پرچم بردار جہازراں ادارے کے ذریعہ مال کی ترسیل کیجئے

پاکستان نیشنل
شپنگ کارپوریشن
قومی پرچم بردار جہازراں ادارہ

PNSC 2 88 PID - Islamabad

PARAGON

© rasailojaraid.com